وَلَقَدْ یَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّکْرِ فَهَلْ مِنْ مُّدَّکِرٍ

[illegible]

ترجمہ اردو تفسیر حسینی

جلد دوم مسمّی بہ

تفسیر قادری

[illegible]

قد انطبع فی المطبع المعروف الرئیس الاعظم رام کمار بالکھنؤ

لآلیٔ بیبہای متلالی ثنا نازش فرمای قرآن عربی بزبان اردو رونق افزای طبق یقین

گوہر ثمین بیان یعنی ترجمہ تفسیر قرآن باترجمہ تحت لفظی اردو صاف و

سلیس زبان با فوائد و عوائد روایات صحیحہ کارآمد واعظانِ نامی عنی

ترجمۂ اردو تفسیر حسینی

جلد دوم مسمّٰی بہ

تفسیرِ قادری

جس کو منجانب مطبع نہایت عمدگی کیساتھ فخر العلماء مولوی فخرالدین صاحب نے ترجمہ فرمایا اور اکسیر ہدایت ترجمہ کیمیائے سعادت بھی انہیں صاحب کا

ضیائی صفای انطباع مطبع نامی گرامی راجہ رام کمار رئیس لکھنؤ تابان و متجلی ہوا

قدرتے راکہ نیست نقصانش کارہا جملہ ہست آسانش

وَعَلَّمْنٰهُ اور سکھایا ہم نے داؤد علیہ السلام کو صَنْعَةَ لَبُوْسٍ بنانا ز لَّكُمْ تمہارے واسطے لِتُحْصِنَكُمْ تاکہ بچائے زرہ تمھیں اور بکرنے لِنُحْصِنَكُمْ نون کے ساتھ متکلم کا صیغہ پڑھا ہے یعنی بچائیں ہم تم کو مِّنْۢ بَاْسِكُمْ ۚ تمھاری لڑائی سے یعنی لڑائی کے میدان میں قتل اور زخم سے فَهَلْ اَنْتُمْ تو کیا ہو تم شٰكِرُوْنَ ۝ شکر کرنے والے اس نعمت پر حکم ہے استفہام کی صورت پر یعنی ایسے لباس پر خدا کا شکر کرو وَلِسُلَيْمٰنَ الرِّيْحَ اور مسخر کردی ہم نے سلیمان کے واسطے ہوا عَاصِفَةً سخت اور تیز چلنے والی اور اُس کی تیزی یہ تھی کہ سلیمان علیہ السّلام کا تخت اُٹھائے جاتی تھی اور ایک دن میں ایک مہینے کی راہ پر پہونچا دیتی تھی تَجْرِيْ بِاَمْرِهٖٓ تھی چلتی حکم سے سلیمان کے یعنی اُن کی خواہش کے ساتھ اِلَى الْاَرْضِ زمین کی طرف الَّتِيْ بٰرَكْنَا ایسی زمین کہ برکت دی ہے ہم نے فِيْهَا ط اُس میں یعنی ولایت شام میں تلخیص میں لکھا ہے کہ ملک شام میں ایک شہر تھا تدمر نام دیوؤں نے سلیمان علیہ السلام کے واسطے بنایا تھا صبح کو وہاں سے حضرت سلیمان نکلتے اور تمام عالم کے گرد پھرتے پھر مغرب کی نماز کے وقت ہوا اُنھیں وہیں لے آتی مختار القصص میں لکھا ہے کہ صبح و تدمر سے حضرت سلیمان نکلتے اور اصطخر فارس میں استراحت کرتے رات کو بابل میں جاتے دوسرے دن بابل سے نکل کر چاشت کے وقت اصطخر میں ہوتے اور شام کے وقت تدمر میں پھر آتے وَكُنَّا اور ہیں ہم بِكُلِّ شَيْءٍ عٰلِمِيْنَ ۝ سب چیزیں جاننے والے وَمِنَ الشَّيٰطِيْنِ اور مسخر کردیے ہم نے سلیمان کے واسطے دیووں میں سے بھی مَنْ يَّغُوْصُوْنَ وہ لوگ جو غوطے لگائیں دریاؤں میں لَهٗ اُس کے واسطے نفیس چیزیں نکالنے کو وَيَعْمَلُوْنَ اور کریں عَمَلًا دُوْنَ ذٰلِكَ ۚ اور کام بھی غوطہ لگانے کے سوا جیسے مکان بنانا اور سب عجیب کام وَكُنَّا لَهُمْ اور تھے ہم دیووں کے واسطے حٰفِظِيْنَ ۝ نگہبان تاکہ سلیمان علیہ السّلام کے حکم سے باہر نہ ہوجائیں وَاَيُّوْبَ اور یاد کرو ایوّب کو اور وہ اموص کے بیٹے ہیں اموص رازخ کے رازخ روم کے روم عیص کے عیص حضرت اسحاق کے اسحاق حضرت ابراہیم علیٰ نبینا وعلیہما السّلام کے بیٹے ہیں حق تعالیٰ نے انھیں مال بہت سا دیا تھا اور نبوت کا خلعت عطا فرما کر ولایت شبنیہ میں بھیجا تھا وہاں شام کی زمین پر دن رات وہ عبادت میں مشغول رہتے اور خیرات کرنے کی رسمیں کماحقہ ادا کرتے ابلیس ملعون نے اُن پر حسد کر کے حق تعالیٰ سے مناجات کی کہ یا اللہ تیرا یہ بندہ عیش میں خیر و عافیت سے ہے اور مال بہت رکھتا ہے اور اُس کی نیک اولاد بھی کثرت سے ہے اگر مال اور اولاد چھین لینے کی بلاؤں میں تو اُسے مبتلا کرے تو بہت جلد تیری راہ سے پھر جائے اور ناشکری کی راہ اختیار کرے حق تعالیٰ نے فرمایا کہ تو جو کہتا ہے ایسا نہیں ہے وہ میرا پسند کیا ہوا بندہ ہے اگر اُسے ہزار بار بلاؤں میں مبتلا کروں تو بھی امتحان میں پورا ہی اُترے گا۔ **بیت**

چناں در عشق یک رویم کہ گر تیغم رود بر سر روزِ امتحاں باشم چو شمع استادہ پا برجا

بہت سی تفسیروں میں لکھا ہے کہ ابلیس ملعون نے حق تعالیٰ سے درخواست کی کہ تو مجھے ایوّب کے مال اولاد جسم پر مسلط کردے تا اُنکی حقیقت حال کھل جائے حق تعالیٰ نے ابلیس کو اُن کے ظاہر پر مسلط کردیا اُس نے شیطانوں کو مقرر کردیا یہاں تک کہ وہ اُنکی ہلاکت میں مشغول ہوے۔ حقائق میں لکھا ہے کہ اس بات پر قرآن اور حدیث میں کوئی دلیل نہیں بلکہ یہود کی دی ہوئی خبر ہے کہ کعب و وہب رضی اللہ عنہما نے نقل کی ہے حقیقت یہ ہے کہ حق تعالیٰ نے انواع و اقسام کی مصیبتیں اُن پر مقرر فرمائیں تو بلائیں اُن پر ٹوٹ پڑیں غرضکہ اُنکے اونٹ بجلی گرنے سے ہلاک ہوے اور بکریاں بہیا آنے سے ڈوبیں اور کھیتی کو آندھی نے پراگندہ کردیا اور سات بیٹے اور تین بیٹیاں دیوار کے نیچے دب کر مر گئے اور اُنکے

جسم مبارک پر زخم پڑ گئے اور متعفن ہوے اور اُن میں کیڑے پڑ گئے جو لوگ اُن کا ایمان لائے تھے مُرتد ہو گئے جس گانوں اور مقام میں حضرت
ایوب علیہ السّلام جاتے وہاں سے وہ مرتد اُنھیں نکال دیتے اُن کی بی بی رحیمہ نام افراہم بن یوسف کی بیٹی یا ماجز نام منشا بن یوسف کی بیٹی تھیں
وہ حضرت ایوب علیہ السّلام کی خدمت میں رہیں سات برس سات مہینے سات دن سات ساعت ایوب علیہ السّلام اس بلا میں مبتلا رہے اور
بعضوں نے تیرہ ١٣ یا اٹھارہ ١٨ برس بھی کہے ہیں تو حق تعالیٰ نے فرمایا کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایوب علیہ السّلام کا قصہ یاد کرو اِذْ نَادٰی
رَبَّهٗٓ جب پکارا اُس نے اپنے رب کو اَنِّيْ مَسَّنِيَ الضُّرُّ یہ کہ مجھ کو پہونچی ہے مضرت اور سختی وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ ○ج صلے
اور تو بڑا رحم کرنے والا ہے رحم کرنے والوں میں سے کہتے ہیں کہ حق تعالیٰ نے ایوب علیہ السّلام کی شان میں فرمایا کہ اِنَّا وَجَدْنٰهُ صَابِرًا نِعْمَ الْعَبْدُ
اور اَنِّیْ مَسَّنِیَ الضُّرُّ کا نکتہ اُسکے منافی ہے اس واسطے کہ رنج و مصیبت کی شکایت بے صبری کی علامت ہے اِسکا جواب اِس طرح دیتے ہیں کہ شیطان
کے طعن سے اُنھیں بڑا رنج پہونچا اس واسطے کہ شیطان نے اُن کے پاس آکر کہا تھا کہ تم میرا سجدہ کرو تو تمھیں بلا سے نکال دوں اُس وقت
حضرت ایوب علیہ السّلام نے حق تعالیٰ سے شیطان کی ضرر رسانی کی شکایت کی اپنے رنج و مصیبت کی شکایت نہیں کی عشرہ حمیدی میں
لکھا ہے کہ جو لوگ ایوب علیہ السّلام کا ایمان لائے تھے اُن میں سے بعض نے کہا کہ اگر اُن میں کچھ بھی بھلائی ہوتی تو اس بلا میں نہ مبتلا ہوتے
اس سخت کلام نے اُن کے دل مبارک کو زخمی کر دیا اور اُنھوں نے جناب الٰہی میں اَنِّیْ مَسَّنِیَ الضُّرُّ عرض کیا یا اس قدر ضعیف اور نا تواں
ہو گئے تھے کہ فرض نماز اور عرض نیاز کے واسطے کھڑے نہ ہو سکتے تھے تو یہ بات اُنکی زبان پر آئی یا کیڑوں نے دل و زبان میں نقصان پہونچانے کا
ارادہ کیا اور یہ دونوں عضو توحید اور تحمید کے محل ہیں انکے ضائع ہونے سے ڈر کر یہ کلمہ زبان مبارک پر لائے یا اُن کی بی بی کمال تہیدستی اور
بیچارگی کی وجہ سے اپنا گیسو بیچ کر اُنکے واسطے کھانا لائیں ایوب علیہ السّلام نے اس حال سے مطلع ہو کر اَنِّیْ مَسَّنِیَ الضُّرُّ کی آواز نکالی حقائق سلمی
میں حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ چالیس دن تک حضرت ایوب پر وحی نہ آئی اس جہت سے اُنھوں نے یہ شکایت فرمائی
اور بعضوں نے کہا ہے کہ اُن کے جسم مبارک میں جو کیڑے پڑے تھے اُن میں سے ایک کیڑا زمین پر گرا اور جلتی ہوئی خاک پر تڑپنے لگا تو ایوب علیہ السّلام
نے اُسے اُٹھا کر پھر اُسی جگہ پر رکھ دیا چونکہ یہ کام اختیار سے واقع ہوا تو اُس نے ایسا کاٹا کہ ایوب علیہ السّلام تاب نہ لا سکے اور یہ کلمہ اُن کی
زبان مبارک پر جاری ہوا اور بعضے مفسر کہتے ہیں کہ ہر صبح کو بے واسطہ کسی فرشتے یا انسان کے بارگاہ کبریا سے یہ خطاب مستطاب ایوب علیہ السّلام
کو پہونچتا تھا کہ اے ہمارے بیمار کیسا ہے اور ایوب علیہ السّلام اس پرسش کے ذوق و شوق میں وہ بلا کا پہاڑ جان پر اُٹھائے ہوئے تھے
اور اُس بیماری میں خوش رہتے۔ بیت

گر بر سر بیمار خود آئی بعیادت
صد سال بامید تو بیمار تواں بود

جس دن صحت ہونے لگی اُس صبح کو اس خطاب کے تحفہ سے سرفراز نہیں ہوے تو فریاد کی کہ اَنِّیْ مَسَّنِیَ الضُّرُّ محقق لوگ اس بات پر ہیں کہ خدا سے
شکایت تھی خدا کی شکایت نہ تھی بحر الحقائق میں لکھا ہے کہ ایوب علیہ السّلام کی بشریت ضرر جسمانی سے نالہ کرتی تھی مگر اُن کی روحانیت توجہ
اور میلان الٰہی کے جمال کا نظارہ کرتی تھی اور اِس بلا میں کمال عنایت دیکھتی تھی تو خواہ نخواہ اُن کی زبان بشریت نے اَنِّیْ مَسَّنِیَ الضُّرُّ کہا
اور لسان روحانیت اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ کی ندا سے مترنم ہوئی لطائف قشیری میں مذکور ہے کہ یہ بات اس طور پر نہیں کہ قضا و قدر پر اعتراض ہو
بلکہ ضعف اور عجز بشریت کی رو سے ہے اس واسطے کہ منقول ہے کہ جبرئیل امین ایوب علیہما السّلام کے پاس آئے اور پوچھا کہ کیوں چپ بیٹھے ہو
وہ بولے چپ نہ رہوں اور صبر نہ کروں تو کیا کروں جبرئیل علیہ السّلام نے فرمایا کہ خدا کے خزانوں میں بلائیں بہت ہیں تم اُن کی طاقت نہیں رکھتے

خدا سے عافیت اور صحت چاہو تو ایوب علیہ السلام نے یہ دعا کی فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ تو قبول کرلی ہم نے اُن کی دعا فَكَشَفْنَا پھر لے گئے ہم مَا بِهٖ مِنْ ضُرٍّ وہ چیز جو اُسے تھی رنج اور بیماری اُس کی یعنی اُسے ہم نے شفا دیدی اور اس کی شرح سورۂ صاد میں آئے گی وَاٰتَيْنٰهُ اور عطا کیے ہم نے اُسے اَهْلَهٗ فرزند اُسکے کہ بعینہٖ اُنھی کو ہم نے زندہ کردیا وَمِثْلَهُمْ مَّعَهُمْ اور اُن کے مثل اُنکے ساتھ یعنی سات بیٹے اور تین بیٹیاں اور بھی ایک دوسرے کے مشابہ دیں ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا ہے کہ اولاد اور مال اور مواشی پہلے سے دونے اُنھیں حق تعالےٰ نے دیے اور ایک ابر سُرخ یا سفید بھیجا کہ اُس سے سونے کی ٹیڑیاں اُن پر برسیں اور احقاف میں آیا ہے کہ تین دن رات اُن کے گھر کے گرد سونے کی ٹیڑیاں برسیں رَحْمَةً مِّنْ عِنْدِنَا یہ کام ایوب کے ساتھ جو ہم نے کیے تو اپنی طرف سے اُس کو رحمت اور انعام پہونچانے کے واسطے کیے وَذِكْرٰى لِلْعٰبِدِيْنَ ۝ اور عبادت کرنے والوں کو نصیحت کے واسطے تاکہ جس طرح ایوب نے صبر کیا یہ بھی صبر کریں اور جس طور سے اُس نے بدلا پایا یہ بھی پائیں۔

نظم

هر که او در راهِ حق صابر بود ‏ ‏ ‏ ‏ بر مُرادِ خویشتن قادر بود
صبر باید تا شود دیک سو حرج ‏ ‏ ‏ ‏ زانکه گفت اَلصَّبْرُ مِفْتَاحُ الْفَرَجْ

وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِدْرِيْسَ اور یاد کرو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسمٰعیل اور ادریس علیہما السلام کو وَذَا الْكِفْلِ اور صاحب نصیب کو کہ الیاس ہے یا یوشع یا زکریا علیہم السلام اور یہ نام ہونے کی وجہ یہ ہے کہ خدا کی طرف سے بہرہ مند تھے اور بعضوں نے کہا ہے کہ کفل ضعف کے معنی میں ہے یعنی اُن نبی کے عمل اُن انبیا علیہم السلام کے عمل سے دونے تھے جو اُن کے زمانے میں تھے امام محی السنۃ رحمہ اللہ تعالیٰ اور صاحب تبیان نے لکھا ہے کہ انبیاء بنی اسرائیل میں سے ایک نبی پر وحی آئی کہ میں چاہتا ہوں کہ تیری روح قبض کروں تو اپنا ملک بنی اسرائیل پر پیش کر کہ جو کوئی اسکا پابند ہو کہ رات کو نماز پڑھے فتور نہ کرے دن کو روزہ رکھے افطار نہ کرے لوگوں میں حکم جاری کرے غصہ نہ کرے جو کوئی ایسا کرے اُسے تو اپنی بادشاہی سپرد کر جب اُن پیغمبر صاحب نے یہ بات بنی اسرائیل پر ظاہر کی تو ایک جوان اُس قوم میں سے اُٹھا اور بولا کہ اَنَا اَتَكَفَّلُ[1] لَكَ بِهٰذَا اُن پیغمبر علیہ السلام نے ملک اُس جوان کو سپرد کردیا اور اُس نے وعدہ وفا کیا پیغمبری کا خلعت پایا تو حق تعالیٰ نے اُسے ذوالکفل کہا كُلٌّ سب یہ پیغمبر اسماعیل ادریس ذوالکفل علیہم السلام مِّنَ الصّٰبِرِيْنَ ۝ صبر کرنے والوں میں سے تھے مشقت تکلیف پر یا زمانہ کی شدتوں پر اسماعیل علیہ السلام نے تو مکہ میں رہنے پر صبر کیا کہ وہ ایک میدان بے کھیت کا تھا اور ادریس علیہ السلام نے مدت دراز تک قوم کی بلا اور مصیبت پر صبر کیا اور لوگ اُن کا ایمان نہ لائے اور ذوالکفل نے اُن کاموں پر صبر کیا جس کے متکفل ہوئے تھے وَاَدْخَلْنٰهُمْ اور داخل کیا ہم نے فِيْ رَحْمَتِنَا اپنی رحمت میں کہ نبوت ہے یا آخرت کی نعمت اِنَّهُمْ بیشک وہ مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ ۝ اچھے لوگوں اور فرمانبرداروں میں سے ہیں وَذَا النُّوْنِ اور یاد کرو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مچھلی والے کو یعنی یونس علیہ السلام کو اِذْ ذَّهَبَ جب وہ گیا مُغَاضِبًا غصہ کرتا ہوا اپنی قوم پر اس واسطے کہ قوم نے ان کی دعوت قبول نہیں کی تھی اور جنید قدس سرہٗ نے کہا ہے کہ جانے میں اپنے نفس پر اُنھوں نے غصہ کیا اس واسطے کہ اُنکے جانے کے واسطے حکم الٰہی نہیں صادر ہوا تھا اور بعضوں نے کہا ہے کہ اُنھوں نے اپنی قوم سے عذاب کا وعدہ کیا تھا جب وعدہ کا وقت آیا تو عذاب آنے میں دیر ہوئی سمجھے کہ قوم کے لوگ اُنھیں جھوٹا جانیں گے تو اپنی اُمت میں سے نکل گئے فَظَنَّ پھر گمان کیا یعنی اُن سے اُس شخص کا سا کام صادر ہوا جو گمان کرتا ہے اَنْ لَّنْ نَّقْدِرَ یہ کہ تنگ نہ کرینگے ہم عَلَيْهِ

[1] میں کفالت کرتا ہوں تیرے واسطے اس بات کی ۱۲